



سوال

(16) وراثت سے بعض اولاد کو محروم کر دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال اول

ایک شخص نے اپنی مرض الموت میں اپنی ایک وثیقہ بہہ بالعوض اپنی بعض اولاد کے نام سے لکھا اور بعض کو بالکل محروم رکھا پس یہ بہہ بالعوض بنا م بعض اولاد کے صحیح ہو یا نہیں؟

سوال دوم:

اگر کسی شخص نے حالت مرض الموت میں بعض اولاد کو اپنے یا کسی غیر کو بہہ بالعوض کیا یہ بہہ اس واہب کے کل مال میں جاری ہوگا یا واہب کے ثلث مال میں؟ واہب نے اپنے کل مال کو بعض ورثا کو اپنے بہہ کر دیا اور بعض کو بالکل محروم کیا ہے۔

سوال سوم: (ان تینوں سوال و جواب کے لیے دیکھیے: مجموعہ فتاویٰ (قلمی) زیر رقم 269 خدائش لائبریری پٹنہ اورق 4/ب - 12/ب)

بہہ بالعوض میں قرآن شریف کا بہہ کرنا صحیح ہوگا یا نہیں؟ جواب تینوں سوالوں کا کتب فقہ حنفیہ سے بتقید مطبع و صفحہ کتاب کے دیا جاوے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اول: یہ بہہ اگر باجارت باقی وراثت کے ہوا ہے تو صحیح ہو اور نہ صحیح نہیں ہوا۔ اس لیے کہ بہہ بالعوض ایک فرد بہہ ہے جو مرض الموت میں واقع ہے۔ اور بہہ جو مرض الموت میں واقع ہوا ہے، اور بہہ جو مرض الموت میں واقع ہو حکماً وصیت ہے پس بہہ مذکور حکماً وصیت ہے۔ اور وصیت وارث کے لیے بلا اجازت وراثت صحیح نہیں ہے اور اولاد وارث ہے پس بہہ مذکور بغیر اجازت باقی اولاد (اور اگر واہب کا کوئی اور بھی وارث ہو تو بغیر اجازت وارث مذکور صحیح نہیں ہے

(فتاویٰ قاضی خاں مطبوعہ کلکتہ جلد 4 صفحہ 5-6) لاہور الوصیۃ للوارث عندنا الان بیخیرھا الورثتہ،

ایضاً صفحہ 516) لو وہب شینا لوارثہ فی مرضہ او اوصی لہ بشئ او امر بتنفیذہ قال الشیخ الامام ابو بکر محمد بن الفضل: کلابھا باطلان نان اجاز بقیۃ الورثہ ما فعل وقالوا اجزئنا ما امر بہ المیت ینصرف الاجازۃ الی الوصیۃ لانہا مامورۃ الی الہیۃ ولوقال الورثتہ: اجزئنا ما فعل المیت صحت الاجازۃ فی الہیۃ والوصیۃ جمیعاً



(فتاویٰ عالمگیری مطبوعہ کلکتہ جلد 6 صفحہ 168): اذا قرمريض لامرأة بدین او اوصی لها بوصیة او وهب لها هبة ثم تزوجها ثم مات جاز الاقرار عندنا و بطلت والهبة

(الدر مختار بر حاشیہ طحاوی مطبوعہ مصر جلد 4 صفحہ نمبر 219): وتبطل هبة المريض ووصیة لمن نکحها بعد هباي بعد الهبة والهبة لما تقرانه يعتبر لجز الوصیة كون الموصی لها وارثا او غیر وارث و وقت الموت لا وقت الوصیة (طحاوی مطبوعہ مصر جلد نمبر صفحہ ۲۱۹): وقوله "وتبطل هبة المريض ووصیة لـ" اما الوصیة فلانها لا تجاب مضاف الی بعد الموت وهی وارثه حیث ذوالوصیة للوارث باطله بغیر اجازة واما الهبة وان كانت منجزة صورة ففی كالمضافة الی بعد الموت حکماً لانها وقعت موقع الوصایا لانها تبرع یتقرر حکم عند الموت والله تعالیٰ اعلم

جواب سوال دوم

اگر واہب نے یہ ہبہ اپنے بعض اولاد یا کسی دیگر وارث کو کیا ہے تو ہبہ مذکورہ بغیر اجازت بقیہ ورثہ باطل و ناجائز ہے۔ نہ یہ ہبہ واہب کے کل مال میں جاری ہوگا ورنہ ثلث مال میں جیسا کہ جواب سوال اول سے واضح ہوا۔ اور اگر واہب نے یہ ہبہ کسی غیر وارث کو کیا ہے تو در صورت عدم اجازت ورثہ کے اس ہبہ کو یہ ہبہ واہب کے صرف ثلث مال میں جاری ہوگا نہ کل مال میں۔ اس لیے کہ ہبہ مذکور حکماً وصیت ہے۔ جیسا کہ جواب سوال اول میں مذکور ہوا۔ اور وصیت بلا اجازت وراثت صرف ثلث مال میں جاری ہوتی ہے نہ کل مال میں ورنہ زائد از ثلث ہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری مطبوعہ کلکتہ جلد 6 صفحہ نمبر 139): تصحیح الوصیة لا اجنبی من غیر اجازة الورثة کذا فی التبین۔ ولا يجوز بما زاد علی الثلث الا ان یتجزه الورث بعد و ہم کبار لکذا فی لہدایة

(الدر المختار بر حاشیہ طحاوی مطبوعہ مصر جلد ۴ صفحہ ۳۱۵) ويجوز بالثلث للاجنبی عند عدم المانع وان لم یجوز الوارث ذلک لا الزیادة علیه الا ان یتجزه ورثته بعد موتہ والله تعالیٰ اعلم

جواب سوال سوم: ہبہ بالغرض میں بالخصوص قرآن مجید کو عوض میں دینا تو کتب فقہ حنفیہ میں میری نظر سے نہیں گزرا ہے۔ لیکن کتب فقہ حنفیہ میں یہ امر مصرح ہے کہ ہبہ بالغرض میں عوض شئی یسیر بھی کافی ہے۔ اور شئی یسیر میں قرآن مجید بھی داخل ہے۔

(فتاویٰ قاضی خان مطبوعہ کلکتہ جلد 4 صفحہ 182): یصح التعلیض بشئی یسیر او کثیر

(فتاویٰ عالمگیری مطبوعہ کلکتہ جلد 4 صفحہ 551): ولو عوض عن جمیع الهبة قلیلا کان احوض او کثیرا فانه یمنح الرجوع۔ والله تعالیٰ اعلم۔ کتبہ (قلمی نسخہ فتاویٰ میں اس کے بعد کسی کا نام حریر نہیں۔ مگر چونکہ یہ تمام جوابات مولانا شمس الحق عظیم آبادی کے خط لکھے ہوئے ہیں اس لیے کوئی شک نہیں کہ مجیب وہی ہیں۔) صدراعظمی والند اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص 141

محدث فتویٰ